اور صنف نازک کے حسن جسمانی کے بارے میں ہیں اور تیس جو بلیغ یا پہیلیوں پر مشتمل ہیں یہ بڑی رائج الوقت صنف تھی اور بڑا موثر حربہ، پچیس فراق یار اور اسی قدر دوست کی کچھ اداؤں پر ناراضی سے متعلق چند شعروں میں محبوبہ کے دیئے ہوئے پھول کی صحبت میں شب باشی کا دلکش نقشہ پیش کیا ہے کچھ میں ان نفسیاتی و عضوی تاثرات کی عکاسی ہے جو اغیار کے سامنے محبوبہ کی ملاقات سے پیدا ہوتے ہیں، متعدد اشعار گانے بجانے سے دلچسپی، امرد کاہتوں سے دلچسپی کے مظہر ہیں۔

توقیعات چونکہ سرکاری احکامات ہیں، خطوط و کلام بھی چونکہ ایک ذمہ دار اور باوقار آدمی کے قلم اور زبان سے نکلے ہیں اس لئے وہ متانت و راستبازی کے مظہر ہیں۔

ہم یہاں ایسے اشعار کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جن سے اس کی سیرت و ماحول پر روشنی پڑتی ہے

۱۔ جب مامون نے احمد کو وزیر مقرر کیا تو ایرانی عید نوروز کے موقع پر احمد نے دس لاکھ درہم یعنی پانچ لاکھ روپئے کا ایک تحفہ اس کو بھیجا اور چند شعر لکھے جن کا ترجمہ ذیل میں ہے نوروز یا مہرجان ان کسروی تہواروں میں ایک تھا جن کو عباسی حکومت نے اختیار کر لیا تھا۔ تحفے دینے کی رسم بھی ایران سے آئی تھی اور اس رسم سے بڑے بڑے بڑے ناجائز کام نکالے جاتے تھے۔ درحقیقت یہ ایک مہذب رشوت تھی جو بڑے لوگوں کو دی جاتی تھی۔ جو لوگ تحفے قبول کرتے ایک طرف تو ان کی حس برتری اور انانیت کو لطف آتا دوسری طرف اخلاقاً تحفے دینے والے کے ساتھ محابات و نرمی برتنے پر مجبور ہوتے۔ تحفہ دینے والا اگر افسر ہوتا تو سرخروئی اور خود غرضی کے نشہ میں تحفہ کی قیمت، کمیت اور کیفیت بڑھانے کے لئے ماتحتوں کو خوب کھسوٹتا اور یہ ماتحت ٹیکس دینے والوں کو ظلم، بے ایمانی فرائض سے بے توجہی اس کے نتائج تھے جس میں لونڈیاں گانے بجانے اور عشوہ طرازی میں ماہر خصی لڑکے خاص طور پر تحفے میں دئے جاتے خراسان کے گورنر نے بقول مصنف مروج الذہب (اقتباس از ضحی الاسلام ۱/۹۱) خلیفہ متوکل کو ایک سو نادر غلام اور سو لونڈیاں تحفہ میں بھیجی تھیں۔

غلام پر ایک حق ہے جو وہ ادا کر کے رہے گا چاہے آقا کتنا ہی ذی جلال اور پر عظمت کیوں نہ ہو

(۲)، کیا یہ واقعہ نہیں کہ ہم اللہ کو اس کا دیا ہوا مال تحفہ میں دیتے ہیں اگرچہ وہ بے نیاز ہے لیکن

قبول کر لیتا ہے، اگر شاہ کو اس کی قدر کے مطابق ہدیہ دینے کی کوشش کی جائے تو مستعطی وسعت وظرف کے باوجود اس کا حق نہیں ادا کر سکے گا۔

(۲) ایک ہمسائے آدمی اسحاق بن سعید کی ہجو۔

مجھ سے قطع محبت کرکے مجھ سے دور ہو کر اور انحراف برت کر مجھ پہ احسان کرو اور جب اپنے محبوب کو تنہائی میں پیار کرو تو خوب خوب میری برائی کرنا اور زانی کے لفظ سے کم میرے لئے استعمال نہ کرنا، میں نے حدِ زنا سے تم کو امان دی۔[۱]

(۳) محبوب کے ہاتھ کا پھول:-

کل تم نے اپنے ہاتھ سے نرگس کا پھول دیا، رات بھر وہ میرا ہم بستر اور مونس رہا۔ اللہ نے رات کی تاریکی میں میرے لئے ایک مجلسِ نشاط فراہم کر دی جب اس کی مہک آتی میں کہتا میرے محبوب کی سانس ہے۔

(۴) ایک امرد کاتب محمد بن سعید کے بارے میں:-

(۱) محمد بن سعید جو گردن موڑتے وقت سارے جہاں سے زیادہ حسین ہو جاتا ہے مجھ سے روٹھ گیا ہے۔ (۲) بغیر کسی قصور کے مجھ سے منحرف ہو گیا، اس کا سبب پندارِ حسن کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

(۵) محمد بن سعید مذکور[۲] احمد کے سامنے بیٹھ کر دفتر میں لکھا کرتا تھا ایک دن احمد نے دیکھا کہ اس کے چہرہ پر داڑھی نمودار ہو گئی ہے اس نے ایک پرچہ پر یہ شعر لکھ کر محمد کے سامنے ڈال دیا۔

اے بالو، خدا تمہارا برا کرے تم نے اس کے چہرہ کو ماتمی لباس پہنا دیا۔

(۲) تم نے اس کے رخساروں کی سرخی پر حملہ کرکے کالا کر دیا۔

لڑکے نے پرچہ کے نیچے لکھ دیا: جناب کو خدا مجھ سے بہتر بدل عطا کرے[۳]۔

(۶) فراق کا ایک سین:

---

[۱] صولی ۱۳۵ [۲] دار شاد ۱/۱۸۰ محمد بن حمید [۳] صولی ۱۳۸

جدائی سے پہلے جدائی آسان نظر آتی تھی پھر وہ زہر قاتل بن گئی۔

(۲) جدائی کے وقت آنسو اس کے رخسار پر اس طرح تھے جیسے اوس سرخ گلاب پر گر پڑی ہو۔

(۷) احمد مامون کی لونڈی مونسہ سے التفات برتتا تھا۔ مامون کسی بات پر اس سے رو ٹھ گیا اور بارادۂ سفر گل سے شماسیہ چلا گیا اور مونسہ کو ساتھ نہ لیا۔ مونسہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اس نے احمد کے پاس چارہ جوئی کے لئے قاصد بھیجا۔ احمد کو جب حقیقت کا علم ہوا تو گھوڑے پر سوار ہو کر شماسیہ گیا اور مامون کے دارو غہ در سے کہلوا بھیجا کہ میں بحیثیت پیغامبر آیا ہوں مامون نے اندر بلا کر پوچھا کیا پیغام ہے؟ اس نے اپنے یہ شعر مونسہ کی طرف سے پڑھ سنائے تو مامون کی ناراضی دور ہو گئی اور مونسہ کو اس نے شماسیہ بلا لیا:-

(۱) آپ کی خفگی پہلے پوشیدہ تھی آج جب کہ آپ مجھے چھوڑ کر شماسیہ چلے گئے صاف صاف کھل گئی۔

(۲) دشمنوں کے دل کی آرزو پوری ہوئی یہ دیکھ کر کہ میں رہ گئی آپ چلے گئے

(۳) مان لیجئے مجھ سے بھی زیادتی ہوئی لیکن آپ تو ہمیشہ زیادتی سے چشم پوشی، درگذر کرنے اور مہربانی سے پیش آنے کے عادی رہے ہیں۔

(۸) احمد کو اپنے دفتر کے ایک حسین کاتب سے محبت تھی؛ کسی دوست نے اس کو ملامت کی تو اس نے یہ شعر کہا:-

وہ اگر میرا جیتا ہے تو ملامت نہ کرو، کیونکہ ملامت دوست کے شایان شان نہیں

اس لڑکے کو احمد نے کئی دفعہ میں دس لاکھ درہم یعنی تقریباً پانچ لاکھ روپئے انعام دئے تھے

مردہ پرستی کو مستند سنت کی حیثیت رشید کے جانشین امین نے عطا کی تھی اس کے بارے

لہ اصل صفحہ ۲۲۵ ک ارشاد الاریب جلد ۱ صفحہ ۵۶ کہ ارشاد الاریب ۱۹۰/۱ ک بہتر ہوگا کہ اصل مضمون [illegible]

اس طرح کے عنوانات سے غیر معمولی غفلت کا اظہار نہ کرتے۔ (مدیر)

میں طبری نے یہ الفاظ لکھے ہیں: جب محمد یعنی امین خلیفہ ہوا (۱۹۳ھ) اور اپنے بھائی مامون کو اپنی خلافت تسلیم کرنے کے لئے لکھا اور اس نے تسلیم کر لی تو اس نے حسین خصی لڑکوں کے کھوج میں لگا بھیجے اور ان کو بڑی بڑی قیمتیں دے کر خریدا اور کھانے پینے امر و نہی (معاملات حکومت) کے سارے امور ان کے سپرد کر دئے اور ان کی ایک ملشیا تیار کی جس کا نام جرادیہ رکھا، دوسری ملشیا حبشی غلاموں کی بنائی اور اس کا نام غرابیہ رکھا اور آزاد عورتوں اور لونڈیوں کو نظر انداز کر دیا حتی کہ ان کی عصمت ملوث ہو گئی ہے سنت بمصداق الناس علی دین ملوکھم (لوگ اپنے بادشاہوں کے طور طریق پر چلتے ہیں) حرم خلافت سے نکل کر فروغ پانے لگی اور اس کا ایک فلسفہ تیار ہوا احمد بھی اس سنت کا مقتول تھا اور شاید اپنی خواہش کے علی الرغم۔ ماحول کی ہوائیں جو زہر سرایت کر گیا تھا اس کے اثر سے وہ کیونکر بچ سکتا تھا۔

خلافت عباسیہ

جلد اول

تاریخ ملت کا پانچواں حصہ جس میں نو عباسی خلفاء سفاح، منصور۔ مہدی، ہادی، ہارون امین، مامون، معتصم، اور واثق باللہ کے سوانح حیات ایک خاص اسلوب سے جمع کئے گئے ہیں خلافت عباسیہ کا یہی دور حقیقت میں دورِ عروج تھا اور اس دور میں عباسی خاندان کی قوت و اقتدار کا رعب تمام ہمسایہ سلطنتوں پر چھایا ہوا تھا کتاب کے اس حصہ میں آپ کو نہ صرف ان عظیم الشان خلافتوں کے جامع و مستند حالات و واقعات ملیں گے بلکہ ہر خلیفہ کے عہدِ حکومت اور اس کے علمی، مذہبی، تمدنی، اور اصلاحی کارناموں پر دلپذیر تبصرہ بھی ملے گا جس سے مسلمانوں کی سب سے بڑی حکومت کے مرکز بغداد کی عظمت کا نقشہ آنکھوں میں گھوم جاتا ہے صفحات ۴۴۴ قیمت غیر مجلد

مجلد للعہ

۴۰

ادب المفرد امام بخاری کی ایک گراں قدر شرح

از

(مولانا ابو محفوظ الکریم صاحب معصومی استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ)

امام الائمہ ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن مغیرہ جعفی بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے امت مسلمہ تا قیامت فیض یاب ہوتی رہے گی، دنیائے اسلام میں امام صاحب کی تصنیفات کو خاص اہمیت و مزیت حاصل ہے، الجامع الصحیح کے علاوہ آپ کی مختلف تصانیف[1] ہیں جن میں سے بعض شائع ہو چکی ہیں اور اکثر و بیشتر غیر مطبوع یا مفقود ہیں۔

---

[1] تصانیف کی فہرست مع اسماء رواۃ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ الادب المفرد : راوی احمد بن محمد الجلیل (بلجیم) البزار

۲۔ بر الوالدین : بروایت محمد بن دلویہ الوراق

۳۔ التاریخ الکبیر : یہ کتاب اٹھارہ برس کی عمر میں ضریح نبوی کے پاس چاندنی شب میں تصنیف کی گئی، اس کے دو راوی ابو احمد محمد بن سلیمان اور ابو الحسن محمد بن سہل نسوی قابل ذکر ہیں (دائرۃ المعارف حیدرآباد سے شائع ہوئی ہے)

۴۔ التاریخ الاوسط : بروایت عبداللہ بن احمد بن عبدالسلام الخفاف و زنجویہ محمد اللباد (اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں موجود ہے۔

۵۔ التاریخ الصغیر : راوی عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن الاشقر (الہ آباد میں چھپی ہے)

۶۔ خلق أفعال العباد : امام بخاری اور محمد بن یحییٰ ذہلی المتوفی ۲۵۸ھ علی اصح الاقوال، کے مابین ایک مباحثہ سے متعلق رسالہ راوی یوسف بن ریحان بن عبدالصمد اور فربری (دہلی میں طبع ہوئی ہے)

۷۔ کتاب الضعفاء : راوی ابو بشر محمد بن احمد بن حماد دولابی، ابو جعفر مسبح بن سعید اور آدم بن موسیٰ مذکورۃ بالا کتابیں علامہ ابن حجر عسقلانی کے مرویات سے ہیں دوسری تصانیف کے نام ائمہ واعیان نے ذکر کئے ہیں۔

۸۔ الجامع الکبیر : ابن طاہر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۹۔ المسند الکبیر :

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

امام صاحب کی وہ تصانیف جن کی طباعت ہو چکی ہے، ان میں سے ایک الادب المفرد ہے جس کا نام ابن الندیم نے کتاب الادب اور حاجی خلیفہ نے ادب المفرد بتایا ہے، امام سیوطی نے اسی کتاب کے منتخب اجزاء کا نام المنتقی من الادب المفرد رکھا تھا

الادب المفرد مصر سے چھپ کر نکل ہے لیکن اس کی تصحیح و تسدید میں بہت کم اہتمام کیا گیا ہے بنابریں سخت ضرورت تھی کہ اس کی صحیح علمی خدمت کی جاتے، الحمد للہ کہ اس خدمت کا بارگراں ملک کے گرامی قدر فاضل مولانا شاہ فضل اللہ نزیل حیدرآباد دکن نے اپنے سر لیا اور ایک مدت کی پیہم سرگرمی کے بعد اس کی ایک محقق و متین شرح پیش کی ہے، کتاب کا نام "فضل اللہ الصمد فی توضیح الادب المفرد" ہے۔

شارح کی عرق ریزی، محنت شاقہ اور عالمانہ تحقیقات کا اندازہ اہل ذوق حضرات ہی کر سکتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) (۱۰) التفسیر الکبیر: اس کا ذکر فربری نے کیا ہے۔

(۱۱) کتاب الاشربۃ: دارقطنی نے المؤتلف والمختلف میں ذکر کیا ہے۔

(۱۲) کتاب الھبۃ: اس کا ذکر امام بخاری کے وراق محمد بن ابی حاتم نے کیا ہے

(۱۳) اسامی الصحابۃ: ابوالقاسم ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے ابن مندہ نے اس کی روایت بطریق ابن فارس کی ہے، ابوالقاسم بغوی نے معجم الصحابہ میں اور ابن مندہ نے کتاب المعرفۃ اور کتاب الوحدان میں اس سے مدد لی ہے

(۱۴) کتاب المبسوط: خلیلی نے کتاب الارشاد میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا کہ اس کے راوی مہیب بن سلیم ہیں۔

(۱۵) کتاب العلل: ابن مندہ نے اس کی روایت بطریق محمد بن عبداللہ بن حمدون عن ابی محمد عبداللہ بن الشرقی عن البخاری کی ہے

(۱۶) کتاب الکنی: ابو احمد الحاکم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۷) کتاب القرأۃ خلف الامام: راوی محمود بن اسحق الخزاعی

(۱۸) کتاب الفوائد: امام ترمذی نے کتاب المناقب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۹) رفع الیدین فی الصلاۃ: راوی الخزاعی مذکور۔

(۲۰) کتاب السنن فی الفقہ: فہرست ابن الندیم ۲۳ مصری۔

(۲۱) قضایا الصحابۃ والتابعین: التاریخ الکبیر سے پہلے کی تصنیف ہے مقدمۃ الفتح ۶۰ ہ، خطیب بغدادی ۲/۷ ملے فہرست ۳۳ مصری، کشف الظنون ۱/۲۲۳ و فوائد صحیح نام الادب المفرد ہے چنانچہ منتقی السیوطی کے سانعہ یہی نام

ہیں، یہ شرح ہند اور بیرونِ ہند کے اکابر اعیان مثلاً مولینا سید یوسف بنوری، علامہ مفتی محمد تقی عثمانی، علامہ عبد العزیز میمن، سید سلیمان ندوی، سید مناظر احسن گیلانی، ڈاکٹر ایف کرنکو اور دیگر شخصیات بارزہ سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہے۔

کتاب شروع سے آخر تک یکساں طور پر مبسوط تحقیقات سے آراستہ ہے، شارح نے تصحیح، تخریجِ احادیث، اور ایضاحِ مطالب کے ساتھ ہر حدیث کی سند اور متن پر حسبِ ضرورت محققانہ کلام کیا ہے جس سے معانی و مطالب کا ہر پہلو جھلک اٹھا ہے، رجال و سنن اور دیگر علم و فن کی مستند مطبوعہ و غیر مطبوعہ نادر کتابوں کے حوالے بکثرت دیتے ہیں ذیل میں شرح کے بعض اقتباسات بطورِ نمونہ ہدیۂ ناظرین ہیں کہ ان کو بھی اس کی اہمیت و خصوصیت کا اندازہ ہو جائے۔

(الف) مبحث تقبیل الایدی والارجل: امام بخاریؒ نے الادب المفرد کے متفرق مقامات میں اس مبحث سے متعلق احادیث بیان کی ہیں شارح نے ان سب کو اور اس مضمون کی دوسری احادیث و آثار کو جو مختلف کتابوں میں مذکور ہیں یکجا کر دیا ہے، اور ہر حدیث و اثر پر لہ و ما علیہ نقادانہ کلام کیا ہے اس طرح اس مسئلہ کی پوری تنقیح و توضیح ہو گئی ہے۔ پوری بحث فل اسکیپ سائز کے اٹھائیس صفحوں پر پھیلی ہوئی ہے، بہ قصد اختصار اس طویل بحث کا صرف ایک پیراگراف پیش کیا جاتا ہے۔

حدثنا قیس بن حفص قال حدثنا طالب بن حجیر العبدی قال حدثنی هود بن عبد الله بن سعد سمع جده مزيدة العبدی قال جاء الاشج يمشي حتى اخذ بيد النبي صلى الله عليه وسلم فقبلها " الادب المفرد"

اس حدیث کی تخریج امام بخاری نے کتاب التاریخ (۴/۲/۳۱) میں بھی کی ہے کتاب التاریخ میں یہ الفاظ ہیں:-

اتينا النبي صلى الله عليه وسلم فنزلت اليه فقبلت يده

(ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو میں حضور کے قریب پہنچا اور آپ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا۔